Majallah-yi Talim o Tahqiq
مجلہ تعلیم و تحقیق
Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan
مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان
ISSN (P): 2618-1355, ISSN (Online): 2618-1363
Issue 1,Vol 7,January- March,2025
شمارہ۱، جلد۷، جنوری—مارچ، ۲۰۲۵

کرپٹو کرنسی: پاکستانی اقتصادی نظام پر اثرات
فقہ اسلامی کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Cryptocurrency: Its Impact on Pakistan's Economic System
(Analytical Study in the Light of Islamic Jurisprudence)

Dr. Sabah Naz[1]

Abstract:

Cryptocurrency has emerged as a disruptive financial innovation, influencing global economies and financial systems, including Pakistan's. This study critically examines the impact of cryptocurrency on Pakistan's economic system through an analytical lens grounded in Islamic jurisprudence. The research explores the potential benefits and challenges associated with digital currencies, particularly their implications for financial stability, monetary policy, and regulatory frameworks in Pakistan.

The study delves into the economic aspects of cryptocurrency, analyzing its role in fostering financial inclusion, cross-border trade, and investment opportunities while addressing concerns related to volatility, illicit transactions, and economic uncertainty. A key focus is placed on the regulatory measures taken by the Pakistani government and the State Bank of Pakistan (SBP) regarding cryptocurrency adoption, prohibition, and legal ambiguities.

From an Islamic jurisprudential perspective, the study investigates the legitimacy of cryptocurrencies under Shariah law, addressing key concerns such as gharar (excessive uncertainty), riba (usury), and maisir (gambling). Classical Islamic financial principles are juxtaposed with contemporary fatwas and scholarly opinions to determine whether cryptocurrencies align with Islamic economic ethics. The study also examines potential models for Shariah-compliant digital currencies and blockchain-based financial solutions.

By employing a qualitative analytical methodology, the research integrates economic data, legal frameworks, and Islamic jurisprudential principles to provide a balanced perspective on the feasibility and ethical considerations of cryptocurrency in Pakistan. The findings aim to contribute to academic discourse and inform policymakers, scholars, and financial experts about the evolving intersection of digital finance and Islamic economic principles.

Keyword: *Cryptocurrency, Pakistan's Economy, Islamic Finance and Cryptocurrency , Regulatory Challenges and Government Policies, Legal Status of Cryptocurrency in Islamic Jurisprudence.*

[1] - Lecturer , NUML University, Islamabad- sabah.naz@numl.edu.pk

موضوع کا تعارف

کرپٹو کرنسی ایک نئی قسم کی ڈیجیٹل کرنسی ہے جس نے عالمی مالیاتی نظام میں انقلاب برپا کیا ہے۔ دنیا کے دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں بھی اس کی مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے، اسی وجہ سے حال ہی میں پاکستانی حکومت نے "ورچوئل ایسٹس بل 2025" پیش کرنے کی تجویز دی ہے تاکہ اس کرنسی کو قانونی حیثیت دی جا سکے۔ تاہم، اس کے اثرات اور شرعی حیثیت پر مختلف سوالات اٹھائے جا رہے ہیں، جیسے کرپٹو کرنسی، بشمول بٹ کوائن، ایتھیریم اور دیگر ڈیجیٹل کرنسیاں، اسلامی مالیات کے اصولوں سے ہم آہنگ ہیں یا نہیں؟ اس موضوع کا تجزیہ ان سوالات کی روشنی میں کیا جائے گا کہ کرپٹو کرنسی کا استعمال مالیاتی شفافیت، سرمایہ کاری کے نئے مواقع اور عالمی سطح پر کاروبار کے نئے امکانات فراہم کرتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کا کوئی مرکزی حکومتی ضابطہ کار نہ ہونا، اس کی غیر متعین قانونی حیثیت اور فقہ اسلامی میں اس کی شرعی حیثیت جیسے پہلو بھی زیرِ غور آتے ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد کرپٹو کرنسی کی معاشی اہمیت اور اس کے اثرات کا جائزہ لینا، اسلامی فقہ میں اس کے جائز یا ناجائز ہونے کی وضاحت کرنا، پاکستانی حکومت کے لیے قانونی ضوابط اور پالیسیز کی تجویز دینا، اور پاکستانی اقتصادی نظام میں اس کی عملی تطبیق کے حوالے سے رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے تحقیق کا منہج تجزیاتی اور تقابلی نوعیت کا ہو گا تاکہ کرپٹو کرنسی کے اثرات اور اس کی شرعی حیثیت کو مختلف زاویوں سے پرکھا جا سکے۔

سابقہ کام کا جائزہ اور تحقیقی خلا:

کرپٹو کرنسی کے پاکستانی اقتصادی نظام پر اثرات اور فقہ اسلامی کی روشنی میں اس کا تجزیہ "ایک اہم موضوع ہے جس پر پاکستان میں متعدد تحقیقات اور مطالعات انجام دیے گئے ہیں۔ یہاں ہم موجودہ لٹریچر کا جائزہ پیش کرتے ہیں اور پھر دیکھتے ہیں کہ وہ کون سا خلاء ہے جس کو پُر کرنے کی ضرورت ہے۔

موجودہ لٹریچر کا جائزہ:

"کرپٹو کرنسی کے حامیوں کا طریقۂ واردات": جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کی جانب سے شائع شدہ اس مضمون میں کرپٹو کرنسی کے حامیوں کے دلائل کا تجزیہ اور ان کے طریقہ کار پر تنقید کی گئی ہے۔ مضمون میں کرپٹو کرنسی کو جوا اور سٹے بازی کی بدترین شکل قرار دیا گیا ہے اور اس کے اسلامی معیشت پر ممکنہ منفی اثرات پر بحث کی گئی ہے۔[2]

"کرپٹو کرنسی (علمی اور شرعی محاکمہ)": ڈاکٹر حسین قادری کی اس کتاب میں کرپٹو کرنسی کی تاریخ، اس کی قانونی حیثیت، بلاک چین ٹیکنالوجی کی تفصیلات اور شریعت میں اس کی حیثیت پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ کتاب میں اہم سوالات کے جوابات اور شرعی فتاویٰ بھی شامل ہیں، جو اس موضوع پر مطالعہ کے لیے اہم ہیں۔[3]

"کرپٹو کرنسی، این ایف ٹی، اور بلاک چین": اس مضمون میں کرپٹو کرنسی، نان فنجیبل ٹوکنز (NFTs) اور بلاک چین ٹیکنالوجی کا تعارف، ان سے متعلق غلط فہمیاں، شرعی نقطۂ نظر اور ہماری ذمہ داریوں پر بحث کی گئی ہے۔ مضمون میں کرپٹو کرنسی کی تعریف اور اس کے تکنیکی پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔[4]

---

[2] ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی، کرپٹو کرنسی کے حامیوں کا طریقۂ واردات، بنوری ٹاون۔۔ https://www.banuri.edu.pk/bayyinat-detail

[3] ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، کرپٹو کرنسی علمی اور شرعی محاکمہ، https://www.minhajbooks.com/urdu/book/737/Cryptocurrency-book-by-Dr-Hussain-Qadri/

[4] کرپٹو کرنسی، ین ایف ٹی اور بلاک چین، https://www.banuri.edu.pk/bayyinat-detail

"کرپٹو کرنسی کی قانونی حیثیت": ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی کی اس مختصر کتاب میں کرپٹو کرنسی کی قانونی حیثیت پر جامع اور تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ کتاب میں کرپٹو کرنسی کے مختلف پہلوؤں کو عالمی قوانین، معاشی اصولوں اور حکومتی پالیسیوں کے تناظر میں سمجھایا گیا ہے۔[5]

تحقیقی خلاء:

موجودہ لٹریچر میں کرپٹو کرنسی کے اسلامی فقہ میں مقام اور پاکستانی اقتصادی نظام پر اس کے اثرات پر بحث کی گئی ہے۔ تاہم، ان مطالعات میں درج ذیل پہلوؤں پر مزید تحقیق کی ضرورت محسوس ہوتی ہے:

عملی اثرات کا تجزیہ: پاکستانی اقتصادی نظام میں کرپٹو کرنسی کے عملی اثرات، جیسے مالیاتی استحکام، سرمایہ کاری کے رجحانات اور عوامی رویوں پر تفصیلی تحقیق کی کمی ہے۔

فقہی آراء کا تنوع: مختلف مکاتب فکر کے علماء کی آراء اور ان کے دلائل کا موازنہ اور تجزیہ موجودہ لٹریچر میں محدود ہے۔

مستقبل کے امکانات: کرپٹو کرنسی کی مستقبل میں ممکنہ ترقی اور اس کے پاکستانی معیشت پر طویل المدتی اثرات پر تحقیق کی کمی ہے۔

یعنی اس آرٹیکل میں پاکستانی معاشی نظام پر کرپٹو کرنسی کے اثرات، مختلف فقہی آراء اور ان کا موازنہ، عرب ممالک، ملائشیا اور انڈونیشیا کے علماء کی آراء اور چند دیگر ممالک کے اہل علم کی آراء پر تبصرہ، اسلامی اصولوں کے مطابق مستقبل میں کرپٹو کرنسی کے امکانات، جیسے اہم خلاء کو پُر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کرپٹو کرنسی کا مفہوم:

کرپٹو کرنسی کی درج ذیل تعریفات کی گئی ہیں:

اردو ادب میں کی جانے والی تعریف:

"کرپٹو کرنسی ایک قسم کی ڈیجیٹل کرنسی ہے جو کرپٹو گرافی (رمز نگ) کے ذریعے محفوظ کی جاتی ہے، تاکہ اس کی جعل سازی کو روکا جا سکے۔ یہ کرنسی مرکزی بینک یا حکومتی اتھارٹی کے بغیر کام کرتی ہے اور ایک غیر مرکزی نظام کے تحت لین دین کرتی ہے۔ بٹ کوائن، ایتھریم اور لائٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی مشہور مثالیں ہیں۔"[6]

ورلڈ بینک کے نزدیک کرپٹو کرنسی کی تعریف:

Cryptocurrencies are digital currencies that use encryption algorithms to function as a currency and virtual accounting system.[7]

کرپٹو کرنسی، ایک ایسی ڈیجیٹل کرنسی ہے جو کرنسی اور ورچوئل اکاؤنٹنگ سسٹم کے طور پر کام کرنے کے لیے انکرپشن الگورڈمز کا استعمال کرتی ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ کرپٹو کرنسی ایک غیر حسی کرنسی ہے، جس کا ظاہری کوئی وجود نہیں ہے، محض چند نمبرز ہوتے ہیں جو کمپیوٹر یا کسی ڈیجیٹل ڈیوائس میں موجود ہوتے ہیں۔

---

[5] https://besturdubooks.net/crypto-currency-ki-qanooni-haisiyat/

[6] مظاہری، مفتی محمد سلمان، بٹ کوئن کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم، (ایتھیکل بزنس کنسلٹنٹس، ملائیشیا، 2018ء) ص16۔

[7]What Does Digital Money Mean for Emerging Market and Developing Economies? (Finance, Competitiveness, and Innovation Global Practice, World Bank Financial Institutions Group, International Finance Corporation) , World Bank Group , pg:02.

چند اصطلاحات کی وضاحت

بِٹ کوائن کے کام کرنے کے طریقہ کار کو بیان کرنے سے پہلے، بہتر ہو گا کہ کچھ ایسی اصطلاحات کی وضاحت کر لی جائے جو اس کرنسی کے صارفین استعمال کرتے ہیں:

Mining: اس کو عربی میں تعدین کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں پیچیدہ مساوات کو حل کر کے نئی ڈیجیٹل کرنسیوں کو بلاک چین میں شامل کیا جاتا ہے۔

Digital Wallet: یہ ایک ایپ یا آلہ ہوتا ہے جو ڈیجیٹل کرنسیوں کو ذخیرہ کرنے اور ان کا انتظام کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

Smart Contract: یہ ایک ایسا سافٹ ویئر پروگرام ہوتا ہے جو خودکار طور پر بغیر کسی درمیانی ایجنسی کی ضرورت کے، معاہدے پر عمل درآمد کرتا ہے۔

Cryptographic Security: یہ کرپٹو کرنسی کے تحفظ کو بہتر بنانے کا عمل ہے، جو انکرپشن اور ڈیجیٹل دستخط کے ذریعے ممکن بنایا جاتا ہے۔[8]

ڈیجیٹل کرنسی کا تاریخی پس منظر:

ڈیجیٹل کرنسی کا تصور 1980 کی دہائی میں سامنے آیا، جب کمپیوٹر ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کا استعمال بڑھنے لگا۔ اس دور میں مختلف ماہرین نے الیکٹرانک پیسوں (E-Money) کے آئیڈیاز پیش کیے، جن کا مقصد روایتی کرنسی کے بغیر آن لائن ادائیگیوں کا ایک نیا نظام تشکیل دینا تھا۔

1983: امریکی ماہر کمپیوٹر سائنس ڈیوڈ چوم (David Chaum) نے "E-Cash" کا تصور پیش کیا، جو ایک گمنام ڈیجیٹل کرنسی تھی اور کرپٹو گرافی کا استعمال کرتی تھی۔

1990: ڈیوڈ چوم نے "DigiCash" کمپنی قائم کی، جو ایک الیکٹرانک ادائیگی کا نظام تھا۔ یہ کرنسی صارفین کو محفوظ اور نجی لین دین کی سہولت فراہم کرتی تھی، لیکن 1998 میں کمپنی دیوالیہ ہو گئی۔

1998: میں کرپٹو کرنسی کے ابتدائی نظریات سامنے آئے، جن میں "B-Money" (وی ڈائی) اور "Bit Gold" (نک زابو) شامل تھے۔ یہ نظریات بعد میں بٹ کوائن کی ترقی کی بنیاد بنے۔[9]

بٹ کوائن کی تاریخ اور ارتقاء

بٹ کوائن پہلی مکمل طور پر فعال کرپٹو کرنسی ہے، جس نے عالمی مالیاتی نظام میں انقلاب برپا کیا۔

- 2008: اکتوبر میں، ساتوشی ناکاموتو (Satoshi Nakamoto) نامی ایک نامعلوم شخص یا گروہ نے "بٹ کوائن: کے عنوان سے ایک وائٹ پیپر شائع کیا۔ اس وائٹ پیپر میں ایک ایسی ڈی سینٹرلائزڈ کرنسی کا تصور دیا گیا جو بینکوں کے بغیر کام کر سکے، اور جس میں بلاک چین ٹیکنالوجی کا استعمال ہو۔

---

[8] د، کامل عبد القادر حسین، العملات الافتراضية واحكامها فى الفقه الاسلامى، مجلة الجامعة الاسلامية بالمدينة المنورة، ص355؛ مظاہری، مفتی محمد سلمان، بٹ کوئن کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم، ص20۔

[9] پروفیسر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، کرپٹو کرنسی (علمی اور شرعی محاکمہ)، (منہاج بکس، 2024ء)، ص82۔

- 3:2009 جنوری کو، ساتوشی ناکاموٹو نے بٹ کوائن نیٹ ورک لانچ کیا اور پہلا بلاک (Genesis Block-بلاک 0) مائن کیا۔
- 9 جنوری کو پہلا بٹ کوائن سافٹ ویئر جاری کیا گیا۔
- بٹ کوائن کے ابتدائی لین دین ساتوشی ناکاموٹو اور ایک اور پروگرامر ہال فنی (Hal Finney) کے درمیان ہوئے۔
- 22:2010 مئی کو پہلا حقیقی بٹ کوائن ٹرانزیکشن ہوا، جب لازلو ہانیزک (Laszlo Hanyecz) نامی ایک پروگرامر نے 10,000 بٹ کوائن کے بدلے دو پیزا خریدے۔ یہ دن آج بھی "بٹ کوائن پیزا ڈے" کے نام سے منایا جاتا ہے۔ اسی سال، بٹ کوائن کو پہلی بار ایکسچینج پر لسٹ کیا گیا، اور اس کی قیمت 0.003$ مقرر ہوئی۔
- 2011-2013: بٹ کوائن نے عوامی سطح پر مقبولیت حاصل کرنا شروع کی اور اس کی قیمت 1 ڈالر سے بڑھ کر 100 ڈالر تک جا پہنچی۔ مختلف کمپنیاں اور آن لائن مارکیٹ پلیسز نے بٹ کوائن کو بطور ادائیگی قبول کرنا شروع کر دیا۔
- 2017: دسمبر میں بٹ کوائن کی قیمت پہلی بار 20,000$ سے تجاوز کر گئی، جس نے اسے عالمی سطح پر ایک نمایاں سرمایہ کاری کا ذریعہ بنا دیا۔
- 2021: بٹ کوائن کی قیمت 65,000$ کی تاریخی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔ کئی بڑی کمپنیوں جیسے Tesla اور MicroStrategy نے بٹ کوائن میں سرمایہ کاری کی۔[10]

ماحصل یہ کہ ڈیجیٹل کرنسی کا سفر 1980 کی دہائی سے شروع ہوا، لیکن بٹ کوائن نے اسے ایک نئی جہت دی۔ یہ دنیا کی پہلی مکمل طور پر ڈی سینٹرلائزڈ کرنسی بنی، جس نے مالیاتی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔ آج، بٹ کوائن اور دیگر کرپٹو کرنسیاں جدید معیشت کا ایک اہم حصہ بن چکی ہیں، اور مستقبل میں ان کا کردار مزید بڑھنے کی توقع ہے۔

ڈیجیٹل کرنسی کے استعمال کے خطرات

ڈیجیٹل کرنسی کے لین دین میں کئی خطرات پائے جاتے ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

معاشی اصولوں کی عدم پیروی:

کرپٹو کرنسی کی سپلائی مارکیٹ کی حقیقی ضرورت کے بجائے ریاضیاتی حسابات اور مائنرز کی شراکت سے طے ہوتی ہے، جس کی وجہ سے اس کی قیمتوں میں مصنوعی اضافہ ہو سکتا ہے جو حقیقی طلب کے مطابق نہیں ہوتا۔

سرمائے کا چند افراد کے پاس ارتکاز:

کرپٹو کرنسی پر حکومتوں کا کنٹرول نہیں ہوتا، کیونکہ یہ مکمل طور پر خفیہ اور غیر مرکزی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے حکومتیں اپنے ملک میں مالیاتی سرگرمیوں کو کنٹرول کرنے سے قاصر ہو جاتی ہیں، جو ملکی معیشت کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

معاشی عدم استحکام:

کرپٹو کرنسی کی قیمتوں میں شدید اتار چڑھاؤ آتا ہے، جس کی وجہ سے اس میں سرمایہ کاری کرنے والے افراد اور کاروباری ادارے اپنی جمع پونجی کھو سکتے ہیں۔

[10] ایضاً، ص86۔

مانیٹری کنٹرول کی کمزوری:

روایتی کرنسیوں کے برعکس، کرپٹو کرنسیز کا کنٹرول صرف صارفین کے اجتماعی فیصلے پر منحصر ہوتا ہے، جس سے اس کی مالیاتی پالیسی پر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے اور اس کے بنیادی مالیاتی افعال متاثر ہو سکتے ہیں۔

متعدد ادائیگی کے ذرائع کا پھیلاؤ:

اگر بغیر کسی ضابطے کے مختلف کرپٹو کرنسیاں جاری کی جاتی رہیں تو یہ ادائیگی کے نظام میں بے ترتیبی اور انتشار پیدا کر سکتی ہیں، جس سے مالیاتی معاملات غیر مستحکم ہو سکتے ہیں۔[11]

ڈیجیٹل کرنسی کے نقصانات

ڈیجیٹل کرنسیوں میں کئی خامیاں پائی جاتی ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

سرکاری سطح پر عدم قبولیت اور قیمت میں شدید اتار چڑھاؤ:

زیادہ تر ممالک نے اب تک کرپٹو کرنسی کو باضابطہ کرنسی کے طور پر تسلیم نہیں کیا اور نہ ہی اسے اشیاء و خدمات کے تبادلے کے لیے قانونی ذریعہ مانا جاتا ہے۔ اس وجہ سے کوئی بھی منفی خبر اس کی قیمت پر شدید منفی اثر ڈال سکتی ہے اور سرمایہ کاروں کو بھاری نقصان ہو سکتا ہے۔

مالیاتی قدر کی کمی:

کرپٹو کرنسی محض ڈیجیٹل نمبرز پر مشتمل ہوتی ہے، جو کسی مادی اثاثے (جیسے سونا یا ملکی کرنسی) سے منسلک نہیں ہوتی۔ اس لیے یہ اچانک ختم بھی ہو سکتی ہے۔

غیر قانونی سرگرمیوں میں استعمال:

کرپٹو کرنسی مکمل رازداری فراہم کرتی ہے، جس کی وجہ سے یہ غیر قانونی سرگرمیوں جیسے منی لانڈرنگ، اسمگلنگ اور دیگر مشتبہ لین دین میں استعمال ہو سکتی ہے۔

عام صارف کے لیے مشکل رسائی:

اگرچہ نظریاتی طور پر کرپٹو کرنسی ہر کسی کے لیے دستیاب ہے، مگر اسے بنانے اور مائن کرنے کا عمل انتہائی پیچیدہ اور تکنیکی مہارت کا متقاضی ہے، جس کی وجہ سے یہ چند ٹیکنالوجی کے ماہر افراد تک محدود ہو جاتی ہے۔

مکمل طور پر کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر انحصار:

کرپٹو کرنسی کا پورا نظام ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر منحصر ہوتا ہے، جس کی وجہ سے ہیکنگ، ڈیٹا چوری اور تکنیکی مسائل کی صورت میں یہ ضائع ہو سکتی ہے یا دھوکہ دہی کا شکار بن سکتی ہے۔

ملکی کرنسیوں پر منفی اثرات:

اگر کرپٹو کرنسی کو وسیع پیمانے پر خرید و فروخت کے لیے استعمال کیا جانے لگا، تو یہ روایتی ملکی کرنسیوں کی قدر اور استحکام پر منفی اثر ڈال سکتی ہے۔

---

[11] العملات الافتراضية واحكامها فى الفقه الاسلامى، ص25؛ نادیۃ غوال، العملات الافتراضية مخاطرها ومدى قانونيتها، (البتكوين نموذجا)، بحث منشور في مجلة اقتصاد المال والأعمال، ج4، العدد الثالث، ص25۔

ڈیجیٹل کرنسی کا فقہی جائزہ

معاصر علماء کے درمیان ڈیجیٹل کرنسی کی فقہی حیثیت کے تعین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ راقم چند ممکنہ فقہی تصورات کا جائزہ پیش کرے گا جن کے تحت ڈیجیٹل کرنسی کو مختلف مالیاتی معاملات کے ساتھ منسلک کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر پہلا سوال یہ ہے کہ کیا ڈیجیٹل کرنسی کو نقدی (رقم) شمار کیا جا سکتا ہے؟

ڈیجیٹل کرنسی کو نقدی شمار کرنا:

ڈیجیٹل کرنسی کو نقدی تسلیم کرنے کے لیے پہلے نقد (رقم) کے مفہوم اور فقہاء کے ہاں اس کے معیارات کو سمجھنا ضروری ہے۔ اس ضمن میں تین نکات قابل غور ہیں:

1. نقد (رقم) کا مفہوم

نقد وہ چیز ہوتی ہے جو وسیع پیمانے پر خرید و فروخت اور مالی لین دین میں بطورِ ذریعہ تبادلہ قبول کی جاتی ہے۔ محض دو افراد کے درمیان کسی چیز کا محدود تبادلہ نقد شمار نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر: اگر ایک شخص کپڑے دے کر کھانے کی چیز لے تو یہ رقم نہیں کہلائے گی۔ لیکن اگر مخصوص کپڑے وسیع پیمانے پر کسی بھی چیز کے بدلے قبول کیے جانے لگیں اور لوگ انہیں محض لباس کے طور پر نہیں بلکہ مالی ذخیرے (Store of Value) کے طور پر رکھنے لگیں، تو وہ نقدی کی حیثیت اختیار کر سکتے ہیں۔

یہی نکتہ امام مالکؒ نے بھی بیان فرمایا ہے کہ:

"ولو أن الناس أجازوا بينهم الجلود حتى تكون لها سكة وعين لكرهتها أن تباع بالذهب والورق نِظرة."[12]

"اگر لوگ چمڑے کو بطورِ کرنسی تسلیم کر لیں، یہاں تک کہ اس کے لیے سکے اور باقاعدہ زَر مقرر ہو جائے، تو میں اسے سونے اور چاندی کے بدلے اُدھار فروخت کرنے کو ناپسند کروں گا۔"

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے بھی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

"وأما الدرهم والدينار فما يعرف له حد طبعي ولا شرعي، بل مرجعه إلى العادة والاصطلاح؛ وذلك لأنه في الأصل لا يتعلق المقصود به، بل الغرض أن يكون معيارا لما يتعاملون به، والدراهم والدنانير لا ت قصد لنفسها، بل هي وسيلة إلى التعامل بها، ولهذا كانت أثمانا، بخلاف سائر الأموال، فإن المقصود الانتفاع بها نفسها، فلهذا كانت مقدرة بالأمور الطبيعية أو الشرعية، والوسيلة المحضة التي لا يتعلق بها غرض بمادتها ولا بصورتها يحصل بها المقصود كيفما كانت"[13]

"درہم اور دینار کی کوئی طبعی (فطری) یا شرعی حد مقرر نہیں، بلکہ ان کا دار و مدار عرف اور اصطلاح پر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا اصل مقصد کسی مخصوص ذات یا مادے سے متعلق نہیں، بلکہ انہیں لین دین کا ایک معیار بنایا گیا ہے۔ درہم اور دینار بذاتِ خود مطلوب نہیں ہوتے، بلکہ ان کا استعمال محض ایک ذریعہ کے طور پر کیا جاتا ہے، اسی لیے یہ قیمت (ثمن) کی حیثیت رکھتے ہیں۔ برخلاف دیگر اموال کے، جن کا اصل مقصد ان سے براہ راست فائدہ اٹھانا ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ دیگر اشیاء کی قدر کا تعین فطری یا شرعی اصولوں کے مطابق کیا جاتا ہے۔ مگر جو چیز محض ایک ذریعہ (وسیلہ) ہو، اور

---

12 مالک بن انس، المدونۃ الکبریٰ، (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1994ء) ج 8، ص 104۔

13 ابن تیمیہ، شیخ الاسلام، مجموع الفتاوٰی، (مجمع الملک فھد لطباعۃ المصحف الشریف، المدینۃ النبویہ)، ج 29، ص 471۔

جس کا کوئی مقصد نہ تو اس کے مادے سے متعلق ہو اور نہ ہی اس کی صورت سے، وہ کسی بھی شکل میں اپنی غرض کو پورا کر سکتی ہے۔"

یعنی کرنسی کا اصل مقصد خود اس کا استعمال نہیں، بلکہ اس کے ذریعے دوسری اشیاء کا تبادلہ ہے۔ لیکن اگر خود کرنسی کو ایک ایسی چیز بنا دیا جائے جس کی طلب اس کی اپنی ذات کے لیے ہو، تو معاشی نظام میں بگاڑ پیدا ہو جائے گا۔ یہ ایک ایسی منطقی اصول ہے جو صرف کرنسی پر لاگو ہوتا ہے، دیگر موزونی یا کیلی اشیاء پر اس اصول کو لاگو نہیں کیا جا سکتا۔

اسلامی فقہ میں کرنسی کو کرنسی ماننے کے معیارات

اسلامی فقہ میں کرنسی کو کرنسی قرار دینے کے کئی معیارات ہیں، جن میں سے اہم درج ذیل ہیں:

1۔عام قبولیت (رواج)

جمہور فقہاء، بشمول احناف، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ، کے نزدیک کرنسی کی بنیادی شرط اس کا عام طور پر قابل قبول ہونا ہے۔[14] تاریخی طور پر، کرنسی کی حیثیت اسی بنیاد پر طے ہوتی رہی ہے کہ افراد اور معاشرہ اسے بطور ذریعہ تبادلہ قبول کرے اور عرف میں اس کا استعمال عام ہو۔ سونے اور چاندی کو یہی قبولیت حاصل رہی کیونکہ اللہ نے انسانی فطرت میں انہیں بطور کرنسی قبول کرنے کا رجحان رکھا۔ اسی طرح آج کل استعمال ہونے والے کاغذی اور بینک نوٹ بھی عرف عام میں مقبول ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ ما قبل امام مالک کا قول بیان ہو چکا ہے کہ اگر ایک شے بطور رواج کرنسی بن جائے تو اسی کو اختیار کرنا احوط اور مناسب ہے۔

2۔ثمنیت (قیمت ہونے کی صلاحیت)

جمہور فقہاء (احناف، مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ) کے نزدیک "ثمنیت" (کسی چیز کا بطور قیمت استعمال ہونا) ایک بنیادی شرط ہے۔ درست قول کے مطابق، یہی وہ علت ہے جس کی بنا پر سونے اور چاندی میں سود (ربا) کا حکم لاگو ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"والتعليل بالثمنية تعليل بوصف مناسب، فإن المقصود من الأثمان أن تكون معيارا للأموال، يتوصل بها إلى معرفة لمقادير الأموال ولا يقصد الانتفاع بعينها".[15]

"ثمنیت (قیمت ہونے کی صلاحیت) ایک مناسب وصف ہے، کیونکہ کرنسی کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ اموال کا معیار بنے، اس کے ذریعے اموال کی مقدار معلوم ہو، نہ کہ خود اس سے استفادہ کیا جائے۔"

لہٰذا، جو چیز بھی اس وصف کو حاصل کرے اور لوگ اسے عمومی طور پر بطور کرنسی قبول کر لیں، وہ کرنسی سمجھی جائے گی اور اس پر کرنسی کے احکام لاگو ہوں گے۔ یہی مفہوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اس قول سے اخذ کیا جاتا ہے:

"لقد هممت أن أجعل الدراهم من جلود الإبل، فقيل له: إذن لا بعير، فأمسك."[16]

"میں نے سوچا کہ درہم اونٹ کی کھال سے بنوالوں، لیکن مجھ سے کہا گیا کہ اگر ایسا کیا گیا تو اونٹ ختم ہو جائیں گے، چنانچہ میں نے یہ ارادہ ترک کر دیا۔"

---

[14] السرخسی، محمد بن احمد، المبسوط، (بیروت، دار المعرفۃ)، ج3، ص30؛ مالک، المدونۃ، ج8، ص104؛ الشیرازی ، ابراہیم بن علی ، المہذب، (بیروت، زکریا عمیرات، دار الکتب العلمیۃ، 1416ھ)، ج2، ص156؛ ابن تیمیہ، مجموع فتاویٰ، ج19، ص252۔

[15] مجموع الفتاوی، ج29، ص471۔

[16] البلاذری، احمد بن یحییٰ، فتوح البلدان، (بیروت، دار مکتبۃ الہلال)، ص452۔

3۔استحکام اور عدمِ اضطراب

کرنسی کو اشیاء کی قیمتوں کا معیار بننے کے لیے مستحکم ہونا ضروری ہے، کیونکہ اگر کرنسی کی قدر میں مسلسل اتار چڑھاؤ ہو تو مالی معاملات میں شدید عدم استحکام پیدا ہو جائے گا اور اشیاء کی قیمتوں کا درست تعین ممکن نہیں رہے گا۔ اس کے علاوہ دیگر پیمانے (جیسے لمبائی اور وزن کے پیمانے) بھی متعین اور مستحکم ہونے چاہئیں۔

4.کرنسی جاری کرنے کا اختیار

جمہور فقہاء، بشمول مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور احناف میں سے امام ابو یوسفؒ، کے نزدیک حکومت کے علاوہ کسی اور کے لیے کرنسی جاری کرنا جائز نہیں،[17] کیونکہ اس میں دھوکہ دہی، کم معیار اور عوام کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ جبکہ امام ابو حنیفہؒ اور امام سفیان ثوریؒ کے نزدیک اگر حکومت کے مقرر کردہ وزن اور معیار کے مطابق ہو، اور اس سے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچے، تو کسی اور کے لیے بھی کرنسی جاری کرنا جائز ہے۔[18]

فقہ اسلامی کے معیارات کے مطابق ڈیجیٹل کرنسی کو کرنسی تسلیم کرنا

مندرجہ بالا معیارات کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ڈیجیٹل کرنسیوں کا استعمال اب بھی انتہائی محدود ہے۔ انہیں عام کرنسیوں کی طرح رواج حاصل نہیں ہوا، اور عرف میں انہیں مکمل طور پر بطور کرنسی تسلیم نہیں کیا گیا۔ دنیا کے بیشتر ممالک نے انہیں قانونی کرنسی کے طور پر قبول نہیں کیا، بلکہ کئی ممالک میں ان کے استعمال کو قانونی خلاف ورزی شمار کیا جاتا ہے، جس پر سزائیں بھی عائد کی گئی ہیں۔

اسی طرح یہ کرنسیاں بطور "ثمن" بھی نہیں لی جا سکتیں، کیونکہ ان کی قدر مسلسل غیر مستحکم رہتی ہے اور وہ بڑے پیمانے پر اتار چڑھاؤ کا شکار ہوتی ہیں۔ ان کی قیمت مختلف مارکیٹ عناصر کے زیرِ اثر بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے، جس کی وجہ سے انہیں اشیاء کی قیمتوں کے تعین کے لیے ایک قابلِ اعتماد معیار قرار نہیں دیا جا سکتا۔

ڈیجیٹل کرنسی کو سامان یا شئے تسلیم کرنا

بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ ہم اس کو سامان تصور کر سکتے ہیں۔[19] اس رائے کا جائزہ لینے سے پہلے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اشیاء وہ چیزیں ہوتی ہیں جو خرید و فروخت کے لیے استعمال کی جاتی ہیں، چاہے وہ قدرتی ہوں یا مصنوعی، اور ان کی ایک خود مختار اندرونی قدر (intrinsic value) ہوتی ہے۔ دوسری اہم بات یہ کہ سامان اور اشیاء کی چند اہم خصوصیات ہوتی ہیں جیسا کہ:

- ملموس ہونا—یعنی انہیں دیکھا اور ٹھوس طور پر شمار کیا جا سکتا ہے۔
- استعمال اور خرچ ہونا—یعنی وقت کے ساتھ ساتھ ان کا استعمال ہوتا ہے۔
- ذخیرہ کرنے کی صلاحیت—یعنی انہیں لمبے عرصے تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے، بغیر کہ ان کی کیفیت متاثر ہو۔
- قابلِ نقل و حمل ہونا—یعنی انہیں آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جا سکتا ہے۔

---

[17] السرخسی، المبسوط، ج3، ص20؛ مالک، المدونۃ، ج8، ص104؛ الشیرازی، المہذب، ج2، ص156؛ الفروع، ج4، ص133۔

[18] السرخسی، المبسوط، ج3، ص20۔

[19] عبداللہ بن سلیمان، الباحوث، النقود الافتراضية مفهومها وانواعها، (2017ء) ص26؛ د عبد اللہ بن محمد بن عبد الوھاب العقیل، الاحكام الفقهية المتعلقة بالعملات الالكترونية، (الجامعۃ الإسلامیۃ، وحدۃ البحوث والدراسات العلمیۃ) ص45۔

- تجدید پذیری—یعنی انہیں بار بار پیدا کیا جا سکتا ہے۔[20]

ان خصوصیات کی روشنی میں کیا ڈیجیٹل کرنسیاں ان معیارات پر پوری اترتی ہیں؟

اگرچہ بعض لوگ انہیں اشیاء کے طور پر دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن درج ذیل وجوہات کی بنا پر انہیں اشیاء نہیں کہا جا سکتا:

- ان کا اجرا بطور کرنسی کیا گیا ہے—ان کا بنیادی مقصد تبادلے کا ذریعہ بننا ہے، نہ کہ بطور مال فروخت ہونا۔
- ان کی اپنی کوئی اندرونی قدر نہیں—یہ خود کسی مادی قدر کے حامل نہیں ہیں، جیسے کہ سونا یا چاندی ہوتی ہے۔
- یہ بطور کرنسی استعمال ہو رہی ہیں—یعنی لوگ انہیں بطور کرنسی قبول کر رہے ہیں، جو کہ ایک عرفی پہچان ہے۔
- یہ قابلِ تقسیم ہیں—یعنی انہیں چھوٹے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، جو کہ کرنسی کی خصوصیت ہے، اشیاء کی نہیں۔
- یہ غیر ملموس ہیں—یعنی یہ صرف ورچوئل یا ڈیجیٹل وجود رکھتی ہیں، جبکہ اشیاء عموماً ٹھوس اور جسمانی ہوتی ہیں۔
- لہٰذا، ان وجوہات کی بنا پر ڈیجیٹل کرنسیوں کو اشیاء کے بجائے کرنسی کے زمرے میں شمار کرنا زیادہ درست معلوم ہوتا ہے۔[21]

ڈیجیٹل کرنسیوں کو تبادلے کے آلات شمار کرنا:

تبادلے کے آلات کی تعریف:

تبادلے کے آلات وہ مالی ذرائع ہوتے ہیں جو کسی ادائیگی یا وصولی کی ضمانت کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں، لیکن خود حتمی ادائیگی (Final Payment) نہیں ہوتے۔ مثال کے طور پر:

چیک: یہ بینک کی جانب سے جاری کردہ ایک دستاویز ہوتی ہے جو حامل کو کسی مخصوص رقم کی ادائیگی کی ضمانت دیتی ہے۔

کریڈٹ کارڈ: یہ مالیاتی اداروں کی جانب سے جاری کردہ ایک سہولت ہوتی ہے جس کے ذریعے حامل کو قرض دیا جاتا ہے، جسے وہ بعد میں سود کے ساتھ ادا کرتا ہے۔[22]

ادائیگی اور تبادلے کے آلات میں فرق:

حتمی ادائیگی (Final Payment) وہ ہوتی ہے جس کے بعد کسی قسم کی مزید قانونی ذمہ داری باقی نہیں رہتی۔ جب کہ تبادلے کے آلات وہ ہوتے ہیں جو کسی مالیاتی عمل کو مکمل تو کرتے ہیں، مگر ان کے بعد بھی کسی اضافی ادائیگی یا کلیئرنس کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے چیک یا کریڈٹ کارڈ، جن کے ذریعے ادائیگی کی ضمانت دی جاتی ہے، لیکن اصل رقم بعد میں بینک یا قرض دہندہ کی طرف سے فراہم کی جاتی ہے۔

کیا ڈیجیٹل کرنسیاں تبادلے کے ان آلات کے معیار پر پورا اترتی ہیں؟

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ڈیجیٹل کرنسیاں تبادلے کے آلات کی حیثیت رکھتی ہیں، کیونکہ یہ کسی مخصوص رقم کی ادائیگی کے وعدے کے طور پر استعمال ہو سکتی ہیں۔

تاہم، اس تصور میں درج ذیل نقائص پائے جاتے ہیں:

- ڈیجیٹل کرنسیوں کو وصول کنندہ کے حق میں منسوخ نہیں کیا جا سکتا—یعنی ایک بار لین دین مکمل ہو جانے کے بعد اسے واپس لینا ممکن نہیں، جبکہ چیک یا کریڈٹ کارڈ میں ایسا ممکن ہوتا ہے۔

---

[20] د، کامل عبدالقادر حسین، العملات الافتراضية واحكامها فی الفقه الاسلامی، ص43۔

[21] ایضا، ص361۔

[22] د، ھیثم محمد حرمی شریف، النقود الالكترونية، ماہیتها، انواعها، آثارها، بحث منشور في مجلة الشريعة والقانون، ج34، ص26۔

- تبادلے کے آلات وعدہ ہوتے ہیں، کرنسی نہیں—چیک اور کریڈٹ کارڈ حتمی ادائیگی کا وعدہ کرتے ہیں، لیکن خود ادائیگی نہیں ہوتے۔ اس کے برعکس، ڈیجیٹل کرنسیاں براہِ راست ادائیگی کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

لہٰذا، ڈیجیٹل کرنسیوں کو تبادلے کا آلہ کہنا درست نہیں، کیونکہ یہ خود ایک مکمل اور حتمی ادائیگی کا ذریعہ ہیں، کسی اضافی عمل کی محتاج نہیں ہیں، جیسا کہ چیک یا کریڈٹ کارڈ ہوتا ہے۔

گزشتہ مباحث سے واضح ہوتا ہے کہ ڈیجیٹل کرنسیوں کو کسی بھی روایتی مالیاتی درجہ بندی میں شامل کرنا ممکن نہیں۔ ان کرنسیوں کو "کرنسی" کا نام دینے والے وہ افراد ہیں جو خود غیر معروف اور نامعلوم ہیں، اور ان کا کوئی قانونی یا شرعی اختیار نہیں کہ وہ کسی چیز کو باقاعدہ "کرنسی" قرار دے سکیں۔ یہ محض فرضی اور غیر حقیقی لین دین کا ایک ذریعہ ہے، جسے نامعلوم افراد چلا رہے ہیں، اور اس کے ذریعے حقیقی دولت کو غیر یقینی اور مشکوک طریقوں سے حاصل کیا جا رہا ہے، جس میں دھوکہ دہی اور فریب کے امکانات بھی پائے جاتے ہیں۔

ڈیجیٹل کرنسیوں کے ذریعے معاملات اور لین دین کا شرعی حکم:

معاصر اسلامی مالیاتی اداروں اور فقہی کونسلز نے کرپٹو کرنسیز (Cryptocurrencies) پر گہرائی سے غور کیا ہے، اور اس سلسلے میں دو بنیادی آراء سامنے آئی ہیں:

1. عدم جواز کے قائل ادارے اور ان کے دلائل

مصر کی دار الافتاء،[23] انڈونیشیا کی مجلس علما (MUI)،[24] سعودی عرب کی فقہی کونسل،[25] پاکستان کی اسلامی نظریاتی کونسل،[26] اور AAOIFI[27] جیسے ادارے کرپٹو کرنسیز کے عدم جواز کے قائل ہیں۔ ان کے دلائل درج ذیل ہیں:

1. غیر یقینی (غرر): کرپٹو کرنسی کی قدر میں شدید اتار چڑھاؤ پایا جاتا ہے، جو اسلامی مالیاتی اصولوں کے مطابق غیر یقینی کی ممانعت کا باعث بنتا ہے۔
2. سٹہ بازی (قمار): زیادہ تر سرمایہ کار کرپٹو کرنسی کو محض سٹہ بازی (Speculation) کے لیے استعمال کرتے ہیں، جو اسلامی مالیات میں ممنوع ہے۔
3. غیر قانونی سرگرمیاں: کرپٹو کرنسی کو منی لانڈرنگ، ٹیکس چوری اور غیر قانونی لین دین میں استعمال کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے یہ اسلامی اخلاقیات کے خلاف ہے۔
4. حقیقی اثاثہ نہ ہونا: کرپٹو کرنسی کسی حقیقی اثاثے (Real Asset) سے منسلک نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے اس کی قیمت مصنوعی طور پر بڑھائی جا سکتی ہے، اور یہ فریب (Deception) کے زمرے میں آتا ہے۔

---

[23] موقع دار الإفتاء المصرية، مفتي الجمهورية يبين حكم التعامل بالعملة الإلكترونية(1/1/2018)https://www.dar-alifta.org

[24] Majelis Ulama Indonesia (MUI). Fatwa on the Prohibition of Cryptocurrencies. Jakarta, Indonesia: MUI, 2017.Available at: https://www.mui.or.id

[25] Saudi Fiqh Council. Fatwa on Cryptocurrencies. Riyadh, Saudi Arabia: Saudi Fiqh Council, 2018. Available at: https://www.saudi.gov.sa

[26] Council of Islamic Ideology Pakistan. Fatwa on Cryptocurrencies. Islamabad, Pakistan: Council of Islamic Ideology, 2018.Available at: http://www.cii.gov.pk

[27] AAOIFI (Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions): Shariah Standards. Manama, Bahrain: AAOIFI, 2020.

2. جواز کے قائل ادارے اور ان کے دلائل

ملائیشیا کی اسلامی فقہی کونسل[28] اور ترکی کی ڈائریکٹوریٹ آف ریلیجیس افیئرز[29] نے مخصوص شرائط کے تحت کرپٹو کرنسی کے جواز کو تسلیم کیا ہے۔ان کے دلائل درج ذیل ہیں:

1. شفافیت اور تحفظ: بلاک چین ٹیکنالوجی کرپٹو کرنسی کے لین دین کو شفاف اور محفوظ بناتی ہے، جس سے دھوکہ دہی کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔
2. اصلاحی امکانات: اگر کرپٹو کرنسی کو حقیقی اثاثوں سے منسلک کیا جائے اور مناسب ضابطے (Regulations) بنا دیے جائیں، تو اس کے اندر پائے جانے والے غیر یقینی اور سٹہ بازی کے عناصر کو کم کیا جا سکتا ہے۔
3. ڈیجیٹل معیشت کا ناگزیر حصہ: جدید مالیاتی نظام میں ڈیجیٹل کرنسی ایک ناگزیر حقیقت بن چکی ہے، اور اسے مکمل طور پر مسترد کرنے کے بجائے اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

فقہاء معاصرین کے درمیان ڈیجیٹل کرنسیوں کے استعمال کے بارے میں اختلاف، جیسا کہ ماقبل بیان ہوا ہے، اس کو اگر مزید تفصیل سے دیکھا جائے تو جواز و عدم جواز اور توقف کے موقف پر سیر حاصل بحث کچھ یوں کی جاسکتی ہے کہ:

عدم جواز:

ڈیجیٹل کرنسیوں کے موجودہ صورت میں استعمال کی اجازت نہیں، دار الافتاء مصر،[30] دار الافتاء فلسطین،[31] اور دبئی کے "فتوى الهيئة العامة للشؤون الإسلامية والأوقاف"[32] نے یہی رائے اختیار کی ہے۔ نیز کچھ معاصر علماء نے بھی اسی موقف کی تائید کی ہے۔

دلائل:

ان کرنسیوں میں غرر، قمار، ربا، دھوکہ دہی اور نقصان کے امکانات ہیں، جن کی تفصیل اس طرح سے ہے کہ:[33]

- ان کرنسیوں کے موجد اور بانی غیر معروف افراد ہیں۔
- ان کا آغاز بھی غرر میں ہے کیونکہ یہ کسی حقیقی مال سے نہیں بنائی گئی ہیں۔
- ان کا حساب و کتاب اور قیمت کا تعین بھی غیر واضح ہے، کیونکہ ان کی کوئی معتبر مالی قیمت نہیں ہے، اور یہ محض فرضی کرنسی ہے جو الگورڈمز پر مبنی ہے۔
- ان کا مالی پشت پناہ بھی نہیں ہے اور یہ کرنسی آسانی سے غائب ہو سکتی ہے۔

---

[28] Bank Negara Malaysia. Shariah Advisory Council’s Resolution on Cryptocurrencies. Kuala Lumpur, Malaysia: Bank Negara Malaysia, 2021.Available at: https://www.bnm.gov.my

[29] Diyanet İşleri Başkanlığı. Fatwa on Cryptocurrencies. Ankara, Turkey: Diyanet, 2021.Available at: https://www.diyanet.gov.tr

[30] موقع دار الإفتاء المصرية، مفتي الجمهورية يبين حكم التعامل بالعملة الإلكترونية(1/1/2018)https://www.dar-alifta.org

[31] موقع دار الإفتاء الفلسطينية، قرار ١/٥٨١، رقم ١٦/٢٠١٧/٢٩٧، تاریخ ٢٥ ربیع الاول ١٤٣٩، https://staff.ppu.edu/jawad

[32] موقع الشؤون الإسلامية والأوقاف في دبي، فتوی رقم (89043)، 30 ینایر، 2018، https://www.awqaf.gov.ae

[33] د، یوسف بن هزاع بن مساعد الشریف، الأحكام والضوابط الفقهية المتعلقة بالنقود الرقمية الإلكترونية، (البتكوين أنموذجا)، مجلة جامعة الملك عبد العزيز، الآداب والعلوم الإنسانية، ج5، ص44۔

- ان میں سرمایہ کاری کرنے سے کسی بھی وقت نقصان کا امکان ہے، اور اس کا اصل حقیقت سے تعلق نہیں ہے۔
- پیغمبر ﷺ کا ارشاد: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی حدیث میں نبی ﷺ نے "حصا کے بیچنے" اور "غرر" کے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔[34]

دلائل پر اعتراض:

اس موقف پر اعتراض کیا گیا کہ یہ کرنسی ایک فرضی اور غیر حقیقی کرنسی نہیں ہے، بلکہ یہ ہائی سیکیورٹی کے ساتھ انکرپٹ کی گئی ہوتی ہے اور اس کی خلاف ورزی یا چوری کا امکان انتہائی کم ہوتا ہے۔[35]

جواب: یہ اعتراض اس لیے درست نہیں کیونکہ یہ کرنسی غیر معروف افراد کے ذریعے کنٹرول کی جاتی ہے، جو خود ہی اپنی کرنسی کے والٹس کو ہیک کر سکتے ہیں اور ان کا کچھ حساب کتاب نہیں ہے۔[36]

اعتراض: ایک اعتراض یہ کیا ہے کہ بینک اکاؤنٹس اور موجودہ کرنسیوں کی حقیقت بھی اتنی ہی غیر حقیقی ہے، کیونکہ ان کی قیمت سونے کے ذخائر پر مبنی نہیں ہوتی، اور یہ صرف لوگوں کے عرف پر ٹکی ہوتی ہے۔[37]

جواب:

بینک میں جمع کی گئی رقومات کے پیچھے ریاستی مالیاتی نظام، سرمایہ کاری اور قانونی ضمانتیں ہوتی ہیں، جو اس کی قدر کو مستحکم رکھتی ہیں۔ کرپٹو کرنسی کے برعکس، بینک ڈیپازٹس کو حکومت یا سینٹرل بینک کی پشت پناہی حاصل ہوتی ہے، جبکہ کرپٹو کرنسیز کے پیچھے کسی ریاست یا معروف مالیاتی ادارے کی ضمانت نہیں ہوتی۔[38]

عدم جواز کے مزید دلائل:

قمار اور جوا:

کرپٹو کرنسی کے مائننگ کا طریقہ کار بذات خود ایک مسابقتی (Competitive) عمل ہے، جہاں صرف وہی شخص کامیاب ہوتا ہے جو دوسروں سے پہلے کمپیوٹیشنل مسئلہ حل کرے۔ چونکہ ہر مائنر یہ کام کسی یقینی اجر کے بغیر کرتا ہے، بلکہ وہ یا تو کامیاب ہو کر نفع کمائے گا یا ناکام ہو کر نقصان اٹھائے گا، یہ قمار کی واضح صورت ہے، جو شرعاً حرام ہے۔

اگر کرپٹو کرنسی کی کوئی متعین مالی حیثیت نہیں، تو یہ کسی حقیقی مال کے بدلے غیر متعین مال کی بیع ہو گی، جو شرعاً ناجائز ہے۔

---

[34] صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب بطلان بيع الحصاة والبيع الذي فيه غرر، ح: 3808۔

[35] د، محمد مطلق، العملات المشفرة في ضوء الشريعة الإسلامية (عملة البتكوين أنموذجا)، 1440، عساف، بحث منشور في مجلة كلية الشريعة والدراسات الإسلامية، ج36، العدد2، جامعة قطر، ص32۔

[36] أسماء سالمين العرياني، العملات الافتراضية حقيقتها وتكييفها وحكمها الشرعي، مجلة الحقوق والعلوم الإنسانية، جامعة عجمان، ج14، العدد الأول، ص125۔

[37] د، محمد مطلق، العملات المشفرة في ضوء الشريعة الإسلامية (عملة البتكوين أنموذجا)، ص34۔

[38] ایضا: ص126۔

ربااور سود:

اگر اسے کسی قیمت پر فروخت کیا جائے، تو یہ "مال بمال غیر متساوٍ" کی صورت ہوگی، جو ربا میں داخل ہے، کیونکہ حدیث میں صراحت ہے کہ اگر کرنسی ایک نوع کی ہو، تو برابری (مثلاً بمثل) اور ہاتھوں ہاتھ (یدًا بید) تبادلہ ضروری ہے۔[39]

نیز، اس کے غیر مستحکم ہونے کی وجہ سے لوگ اس سے نفع اٹھانے کے بجائے قیاس آرائی (Speculation) کرتے ہیں، جو ربو الفضل اور غرر کے زمرے میں آتا ہے۔

غش اور دھوکہ دہی:

کرپٹو کرنسی کے کوڈ اور سسٹم کو عام لوگ نہیں سمجھ سکتے، بلکہ مخصوص ماہرین اور ڈویلپرز ہی اس کو کنٹرول کرتے ہیں۔ اس کی قیمت کسی حقیقی معاشی اصول پر مبنی نہیں ہوتی، بلکہ لوگوں کے رجحانات اور مارکیٹ کی قیاس آرائیوں پر منحصر ہوتی ہے، جو دھوکہ دہی کی ایک قسم ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ: "من غشنا فليس منا" (جس نے دھوکہ دیا، وہ ہم میں سے نہیں)۔[40]

ضرر اور نقصان:

کرپٹو کرنسی ریاستی نگرانی سے باہر ہوتی ہے، جس کی وجہ سے اس کے ذریعے غیر قانونی سرگرمیاں جیسے منی لانڈرنگ، منشیات اور اسلحے کی تجارت، اور انسانی اسمگلنگ کو فروغ ملتا ہے۔ کرپٹو کرنسی کی قدر شدید اتار چڑھاؤ (Volatility) کا شکار ہوتی ہے، جو عوام اور سرمایہ کاروں کے لیے نقصان کا باعث بنتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا واضح فرمان ہے کہ: "لا ضرر ولا ضرار"[41] (نہ نقصان پہنچاؤ اور نہ نقصان اٹھاؤ)۔

خطرہ اور غیر یقینی صورت حال:

بٹ کوائن کے ضائع ہونے اور گم ہونے کا امکان موجود ہے، کیونکہ یہ ایک الیکٹرانک والیٹ میں محفوظ ہوتا ہے۔ اگر یہ والیٹ گم ہو جائے تو اس میں موجود کرنسی کو دوبارہ حاصل نہیں کیا جا سکتا، بلکہ وہ ہمیشہ کے لیے بلاک چین میں منجمد رہے گی، جو بٹ کوائن کی تمام لین دین کا ریکارڈ رکھتی ہے۔ یہ امکان خاص طور پر ہیکنگ اور سائبر حملوں کی وجہ سے مزید بڑھ جاتا ہے، جن کا انٹرنیٹ نیٹ ورک کو سامنا رہتا ہے۔

دوسری دلیل:

یہ اقتصادی، تکنیکی اور قانونی مسائل سے دوچار ہے۔ اقتصادی مسائل میں محدود مالیاتی سپلائی، لوگوں اور حکومتوں کے اس کے بارے میں مختلف نظریات، اور بازار کی خبروں اور توقعات کے مطابق طلب میں اتار چڑھاؤ شامل ہے، جس سے استحکام متاثر ہوتا ہے۔

تکنیکی مسائل میں سائبر حملوں کا خطرہ، جس کی وجہ سے یہ کرنسی چوری ہو سکتی ہے، رقم کی منتقلی میں غلطی کی صورت میں بڑے مالی نقصانات، اور محدود تعداد میں ٹرانزیکشنز کے مقابلے میں بہت زیادہ نقصان کا سامنا ہو سکتا ہے۔

قانونی مسائل کا سامنا، اس کا کسی مرکزی مالیاتی اتھارٹی کے تحت نہ ہونا، زیادہ تر ممالک کا اسے قانونی کرنسی کے طور پر تسلیم نہ کرنا، اور قانونی ماہرین کے پاس اس کے ضابطے کے لیے ضروری وسائل کا نہ ہونا بھی عدم جواز کی دلیل ہے۔

---

[39] صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب الربا، ح: 1584

[40] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: (من غشنا فليس منا)، ح: 146۔

[41] مسند الإمام أحمد، ح4494، سنن ابن ماجه، كتاب الأحكام، باب من بنى في حقه ما يضر بجاره، ح2341، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب إحياء الموات، باب من قضى بين الناس بما فيه صلاحهم ودفع الضرر، ح11718، صححه الألباني في إرواء الغليل، ح896

اعتراض:

یہ مسائل روایتی کرنسی میں بھی موجود ہیں، لیکن کسی نے ان کی بناپر اسے حرام قرار نہیں دیا۔[42]

جواب:

ڈیجیٹل کرنسی کے ذریعے کیے جانے والے جرائم میں مجرم کو شناخت کرنااور اسے سزادینا ممکن نہیں، جب کہ روایتی کرنسی میں ایسا کرنا ممکن ہوتا ہے۔[43]

تیسری دلیل:

ایک استدلال یہ کیا گیا ہے کہ زیادہ تر ڈیجیٹل کرنسیاں کسی حقیقی مال سے پشت پناہ نہیں رکھتیں، نہ سونے سے، نہ اشیاء سے، اور نہ ہی روایتی کرنسیوں سے۔ بعض اقسام کے متعلق دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ کسی مال سے پشت پناہ ہیں، لیکن درحقیقت یہ پشت پناہی محض ایک وعدہ ہوتا ہے، جو ان کرنسیوں سے لین دین کرنے والے کچھ ادارے کرتے ہیں کہ وہ انہیں کسی مالی رقم یا محسوس شدہ اشیاء کے بدلے خرید لیں گے۔ تاہم، یہ خریداری کی صلاحیت ہے، نہ کہ حقیقی پشت پناہی، اور خریداری کی صلاحیت اور پشت پناہی میں بنیادی فرق ہے۔

چوتھی دلیل:

ان کرنسیوں کی قیمتیں بہت کم وقت میں غیر معمولی حد تک اتار چڑھاؤ کا شکار ہوتی ہیں، جو تھوڑے ہی وقت میں بہت زیادہ بڑھ یا گھٹ سکتی ہیں۔ یہ مختلف تجارتی عوامل سے متاثر ہوتی ہیں، جن میں سے بعض مصنوعی طور پر پیدا کیے جا سکتے ہیں، جس کی وجہ سے ان پر اعتماد کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

جواز کا موقف:

کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جن کا موقف یہ ہے کہ ڈیجیٹل کرنسی سے معاملات کرنا درست ہے، اس کو استعمال ایسے ہی جائز ہے جس طرح حسی کرنسی سے جائز ہے۔[44]

دلائل:

جواز کے قائلین نے کئی دلائل پیش کیے ہیں جیسا کہ:[45]

پہلی دلیل:

معاملات میں اصل جواز ہے، یعنی جب تک کوئی مالی لین دین کسی معتبر شرعی اصول کی مخالفت نہ کرے، اس کا اصل حکم جواز ہی رہتا ہے۔ یہ معاملہ بھی اپنی اصل میں جائز ہے، اور اس میں بنیادی شرعی مخالفت نہیں، سوائے اس کے کہ اس میں توثیق (Verification) اور بین الاقوامی سطح پر قبولیت کی کمی ہے، جو ممکن ہے کہ مستقبل میں پوری ہو جائے۔ یہ کمی اصل جواز کو متاثر نہیں کرتی بلکہ صرف عقد (Contract) کی صحت پر اثر انداز ہوتی ہے۔

---

[42] أسماء سالمين العرياني، العملات الافتراضية حقيقتها وتكييفها وحكمها الشرعي، ص126۔

[43] ایضاً۔

[44] دعبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب العقیل، الاحكام الفقهية المتعلقة بالعملات الالكترونية، ص35؛ ساره القحطاني، النقود الالكترونية، حكمها الشرعي وآثارها الاقتصادية، (دکتوراۃ، جامعہ کویت، 2008ء)، ص203۔

[45] الاحكام الفقهية المتعلقة بالعملات الالكترونية، ص36، والنقود الالكترونية، حكمها الشرعي وآثارها الاقتصادية، ص203۔

جواب:

یہاں بات اس کرنسی کی موجودہ صورت حال کے متعلق ہو رہی ہے، جبکہ مستقبل میں اس کی توثیق اور ضمانت کے بارے میں محض اندازہ لگایا جارہا ہے، جو کہ ابھی حقیقت نہیں، اور نہ ہی اس کے ممکن ہونے کا یقین ہے۔

دوسری دلیل:

ان کا کہنا ہے کہ یہ کرنسیاں نقدی کی معیاری خصوصیات پر پوری اترتی ہیں، کیونکہ یہ بطور قیمت قبول کی جارہی ہیں، مختلف ممالک ان کو تسلیم کررہے ہیں، اوران کے ذریعے دیگر کرنسیوں، اشیاء، اور خدمات کا لین دین ہو رہا ہے۔

جواب:

ان کا قیمت (ثمن) ہونا درست نہیں، کیونکہ یہ خود اپنی ذات میں مالیت نہیں رکھتیں، نہ ہی انہیں سونے، چاندی، کسی شے، یا حتیٰ کہ کرنسی نوٹ سے جوڑا گیا ہے۔ مزید یہ کہ دنیا کے بیشتر ممالک نے ابھی تک اسے باضابطہ کرنسی کے طور پر قبول نہیں کیا، اور نہ ہی اسے ملکیت حاصل کرنے کا معتبر ذریعہ تسلیم کیا گیا ہے۔

تیسری دلیل:

ان کرنسیوں کی قیمت کا تعین افراد کے بجائے مارکیٹ سے ہوتا ہے، اور انہیں انٹرنیٹ کی مارکیٹ میں وسیع پیمانے پر قبولیت حاصل ہے۔ مزید برآں، ان کی قیمت میں اتار چڑھاؤ جواز کے خلاف دلیل نہیں، کیونکہ سونا، چاندی، اور کاغذی کرنسی بھی اس اتار چڑھاؤ کا شکار ہوتے ہیں۔

جواب:

اس پر اعتراض کیا گیا ہے کہ ان کرنسیوں کی قیمت میں اضافہ و کمی معمول کے مطابق نہیں ہوتا، بلکہ یہ اچانک بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں اور پھر اچانک ہی تیزی سے گرجاتی ہیں، اور یہ سب بہت کم وقت میں ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں غیر حقیقی سرمایہ گردش میں آتا ہے، جو ایک ہی سرمایہ کو کئی بار خرید وفروخت کے عمل میں ڈال دیتا ہے۔ اس کے برعکس، سونا، چاندی اور کاغذی کرنسی کی قیمتوں میں اضافہ و کمی آہستہ اور متوازن انداز میں ہوتی ہے۔

توقف کا نقطہ نظر:

بعض معاصر علماء کی رائے توقف کی ہے۔[46] *مجمع الفقہ الاسلامی، جدہ کا فیصلہ بھی یہی ہے۔*[47]

دلائل:

یہ ایک جدید مسئلہ ہے، جو اجتماعی فتاویٰ اور فقہی اداروں کے گہرے مطالعے کا محتاج ہے، کیونکہ:

- یہ ایک نیا معاملہ ہے اور اس کی اقسام مسلسل ترقی کر رہی ہیں۔
- حکومتیں اس کے بارے میں خدشات کا اظہار کر رہی ہیں۔

---

[46] د، ھیثم جواد الحداد، حكم التعامل بالعملة الإلكترونية بالعملة الإلكترونية المشفرة(البتكوين وأخواتها)، مقال منشور في موقع الدرر السنية، ص43۔

[47] القرار رقم، 823۔

-اس کی تیز رفتاری سے پھیلاؤ اور غیر متعین دائرے میں وسعت کی وجہ سے اس پر جلدی کوئی حتمی فیصلہ دینا مناسب نہیں، جب تک کہ اس کی مکمل تصویر واضح نہ ہو جائے۔[48]

راجح موقف:

راجح یہی ہے کہ موجودہ صورت میں ان کرنسیوں کے ساتھ لین دین منع ہے، اس کی درج ذیل وجوہات ہیں:

- یہ کرنسی فی الحال حقیقی معنی میں نقدی شمار نہیں ہوتی، کیونکہ اس میں جہالت، میسر، سود اور دھوکہ دہی کے عناصر موجود ہیں، اور اس میں دھوکہ دہی اور استحصال کا امکان حقیقی ہے۔
- یہ کرنسی ایک قسم کی غیر یقینی سرمایہ کاری اور خطرے پر مبنی سٹہ بازی ہے۔
- یہ ڈیجیٹل کرنسی ایک ایسی مالیاتی تخلیق کی شکل ہے جس کا کوئی حقیقی اثاثہ نہیں، جس کے نتیجے میں مہنگائی (Inflation) پیدا ہوتی ہے، اور یہ دنیا کی معیشتوں کے لیے ایک بڑا مسئلہ ہے۔
- یہ ایک ایسا مالیاتی نظام ہے جس میں چند افراد، جو ڈیجیٹل معیشت کے ماہر ہوتے ہیں، دولت کو کنٹرول کر سکتے ہیں اور اسے محدود افراد میں مرکوز کر سکتے ہیں، جس سے غیر حقیقی دولت مزید غیر حقیقی دولت کو جنم دیتی ہے، اور اس سلسلے کو روکنا ممکن ہوتا ہے، چاہے اس کے لیے قوانین بھی بنائے جائیں۔

جواز کی ممکنہ صورتیں:

اگر ان کرنسیوں سے وہ مسائل دور کر دیے جائیں جن کی بنیاد پر ان کی ممانعت کی گئی ہے، تو ان کے جواز کی گنجائش ہو سکتی ہے، اس کے لیے درج ذیل شرائط کو پورا کرنا ضروری ہوگا:

1. یہ کرنسی روایتی نقدی کا متبادل بن جائے، اور حکومتیں، بینک یا دیگر قانونی مالیاتی ادارے اس کی قدر کی ضمانت دیں، تاکہ اس کے بدلے میں حقیقی اشیاء یا مقامی پیداوار حاصل کی جا سکے، اور عالمی سطح پر اس کے استعمال کو لازمی قرار دیا جائے۔
2. اس کا تبادلہ ایک متعین شرح پر ممکن ہو، اور اس میں صرف معمولی اتار چڑھاؤ ہو، نہ کہ وہ شدید تغیرات جو اسے قمار (جوا) کے زمرے میں لے آتے ہیں۔
3. اس کے مستقل اور محفوظ لین دین کو یقینی بنانے کے لیے مناسب قوانین وضع کیے جائیں۔

ان شرائط کے ساتھ، ان کرنسیوں کے استعمال کو اسی طرح جائز قرار دیا جا سکتا ہے جیسے مجبوری کے تحت کاغذی کرنسی کے استعمال کو جائز سمجھا گیا تھا، اور یہ روایتی نقدی کا متبادل بن سکتی ہیں۔

پاکستانی حکومت کی قانون سازی اور مزید ممکنہ تجاویز

اب تک کی قانون سازی:

پاکستانی حکومت اور اسٹیٹ بینک نے کرپٹو کرنسی کے حوالے سے سخت مؤقف اختیار کیا ہے:

- 2018 میں اسٹیٹ بینک نے کرپٹو کرنسی کو غیر قانونی قرار دیا اور مالیاتی اداروں کو اس کے لین دین سے روکا۔[49]

---

[48] حکم التداول بالعملات الإلكترونية الرقمية البتكوين، ص43۔

[49] https://www.sbp.org.pk/warnings/pdf/2018/PBNT-VC.pdf

- 2022 میں حکومت نے کرپٹو کرنسی کے استعمال کو مکمل طور پر ممنوع قرار دینے پر غور کیا اور عوام کو اس کے خطرات سے آگاہ کیا۔[50]
- 2023 میں فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی (FIA) اور اسٹیٹ بینک نے کرپٹو کرنسی کے غیر قانونی استعمال کے خلاف اقدامات کیے اور کئی کرپٹو ایکسچینجز کے خلاف تحقیقات شروع کیں۔

مزید ممکنہ تجاویز:

1. ریگولیٹری فریم ورک تیار کرنا: مکمل پابندی کے بجائے کرپٹو کرنسی کے لیے ایک ریگولیٹری فریم ورک تیار کیا جائے، جس کے تحت ٹیکس وصولی اور غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام ممکن ہو۔
2. ڈیجیٹل کرنسی کا حکومتی اجرا: اسٹیٹ بینک اپنی ڈیجیٹل کرنسی متعارف کرائے تاکہ لوگ غیر قانونی کرپٹو کرنسیوں کی طرف نہ جائیں۔
3. سرمایہ کاروں کا تحفظ: کرپٹو مارکیٹ میں سرمایہ کاروں کو دھوکہ دہی سے بچانے کے لیے قانونی اقدامات کیے جائیں۔

پاکستانی اقتصادی نظام پر ڈیجیٹل کرنسی/کرپٹو کرنسی کے اثرات

جب ہم مقامی اور بین الاقوامی تجارتی لین دین میں ٹھوس (ملموس) ڈیجیٹل کرنسی کے کردار پر نظر ڈالتے ہیں، خاص طور پر انٹرنیٹ پر ای کامرس کے میدان میں، تو یہ واضح ہوتا ہے کہ ڈیجیٹل کرنسی کے استعمال سے کئی اقتصادی اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن میں سے اہم درج ذیل ہیں:

اول: رقم کی فراہمی سے متعلق اثرات

بین الاقوامی سطح پر مجموعی رقم کی دستیابی: ڈیجیٹل کرنسی دنیا کے مختلف ممالک میں موجود روایتی کاغذی کرنسیوں کے ساتھ اضافی لین دین کے ذرائع فراہم کرتی ہے، جس کے نتیجے میں عالمی سطح پر مہنگائی کی شرح پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔

کرنسی کی تخلیق: ہر ملک میں بینکنگ سسٹم کی کرنسی تخلیق کرنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے، کیونکہ ڈیجیٹل کرنسی کی نوعیت اور اس کے تبادلے کا طریقہ کار نئی کرنسی کی تخلیق کے امکان کو محدود کر دیتا ہے۔ ڈیجیٹل کرنسی صرف ایک مالک سے دوسرے مالک یا ایک ڈیجیٹل والٹ سے دوسرے والٹ میں منتقل ہوتی ہے، جس کی وجہ سے کرنسی کی تخلیق کا عمل محدود ہو جاتا ہے۔ مزید برآں، تمام کرنسی کسی بھی حالت میں مکمل طور پر نکالی نہیں جاتی بلکہ کمپیوٹر سسٹمز میں موجود رہتی ہے، جو کرنسی کی تخلیق اور دستیابی پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔

معیشت میں محدود تصور کے تحت کرنسی کا حجم: معیشت میں گردش کرنے والی کرنسی کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے، کیونکہ ڈیجیٹل کرنسی بینکنگ نظام کے دائرہ کار میں شامل نہیں ہوتی۔ مرکزی بینک کے کرنسی کی مقدار سے متعلق پیمانوں میں یہ کرنسی شمار نہیں کی جاتی، جس کی وجہ سے معیشت میں کرنسی کی مجموعی فراہمی میں اضافہ ہوتا ہے، اور یہ عنصر مالیاتی پالیسیوں کے تعین میں پیش نظر نہیں رکھا جاتا۔

روایتی کرنسی کی طلب میں کمی: ڈیجیٹل کرنسی کے ذریعے انٹرنیٹ پر بڑی تعداد میں تجارتی لین دین مکمل ہونے کے سبب روایتی کرنسی کی طلب میں کمی واقع ہوتی ہے، جس سے مرکزی بینک کی مناسب مالیاتی پالیسیاں بنانے کی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے۔[51]

---

[50] https://www.sbp.org.pk/epd/2022/FECL8.htm

[51] د:عبداللہ بن سلیمان،الباحوث،النقود الافتراضية: مفهومها وأنواعها وآثارها الاقتصادية ، بحث منشور في المجلة العلمية للاقتصاد والتجارة، كلية التجارة جامعة عين شمس، جمهورية مصر العربية، العدد(1)(شهر يناير عام2017م)،ص9

دوم: مالیاتی پالیسیوں پر اثرات:

ڈیجیٹل کرنسی کے بڑھتے ہوئے استعمال سے مالیاتی پالیسیوں پر نمایاں اثرات مرتب ہوتے ہیں، خاص طور پر متوقع ٹیکس آمدنی کے حجم پر۔اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ڈیجیٹل کرنسی کے ذریعے ہونے والے لین دین کی نگرانی مشکل ہو جاتی ہے، کیونکہ یہ انٹرنیٹ پر دو نامعلوم فریقوں (Peer-to-Peer) کے درمیان براہ راست انجام پاتے ہیں، بغیر کسی مالیاتی ثالث جیسے بینک یا دیگر اداروں کی مداخلت کے۔

اس کا نتیجہ ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی کی چوری کے مواقع میں اضافے اور غیر رسمی معیشت (Hidden Economy) کے فروغ کی صورت میں نکلتا ہے، جو مجموعی طور پر مالیاتی پالیسیوں پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔[52]

سوم: ادائیگی کے نظام اور زرِ مبادلہ کی شرح پر اثرات:

مالی اور اقتصادی ماہرین کے مطابق، ڈیجیٹل کرنسی کے پھیلاؤ اور اس کی بڑھتی ہوئی اقتصادی اہمیت کے باعث ادائیگی کے نظام اور عالمی زرِ مبادلہ کی شرحیں متاثر ہو سکتی ہیں۔ڈیجیٹل کرنسی بین الاقوامی لین دین میں بنیادی ذریعہ بنتی جا رہی ہے، اور ای کامرس کے بڑھتے ہوئے رجحان کے ساتھ اس کے لین دین کی درست نگرانی مشکل ہوتی جا رہی ہے۔اس سے ادائیگی کے نظام کی کارکردگی اور مالیاتی منڈیوں کے استحکام پر منفی اثر پڑ سکتا ہے، جبکہ کرنسی کے گردش کی رفتار کی درست پیمائش بھی مشکل ہو جاتی ہے۔

دوسری جانب، ڈیجیٹل کرنسی کے زرِ مبادلہ کی شرح میں اس کے آغاز سے لے کر اب تک شدید اتار چڑھاؤ دیکھا گیا ہے، جو مقامی کرنسیوں کے زرِ مبادلہ کی شرحوں پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔مزید برآں، ڈیجیٹل کرنسی کی قیمت میں ہونے والی یہ تبدیلیاں کسی بین الاقوامی کرنسی کے ساتھ منسلک نہیں ہوتیں، جس کی وجہ سے اس کی قیمت غیر مستحکم رہتی ہے۔[53]

چہارم: بین الاقوامی تجارتی تبادلے پر اثرات:

تکنیکی ترقی بین الاقوامی تجارتی تبادلے پر نمایاں اثر ڈالتی ہے، کیونکہ یہ مصنوعات اور خدمات کی دستیابی میں اضافہ کرتی ہے اور ان تک تیزی سے رسائی کو ممکن بناتی ہے۔اس میں مالیاتی سہولیات کا بھی کلیدی کردار ہوتا ہے۔

یہ توقع کی جا رہی تھی کہ ڈیجیٹل کرنسی بین الاقوامی تجارتی لین دین میں نمایاں کردار ادا کرے گی، لیکن جب اس کے عملی استعمال کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا حجم اب تک انتہائی محدود ہے۔اسی وجہ سے ڈیجیٹل کرنسی کا بین الاقوامی تجارتی تبادلے پر اثر بھی محدود ہے اور یہ عالمی تجارتی شرحوں پر کوئی بڑا اثر نہیں ڈال رہی۔اس کی بنیادی وجوہات میں ڈیجیٹل کرنسی کی کمزور مالیاتی بنیاد اور بیشتر ممالک کی جانب سے اسے قانونی ادائیگی کے ذریعے کے طور پر تسلیم نہ کیا جانا شامل ہیں۔[54]

پنجم: مالی اور اقتصادی استحکام پر اثرات:

یہ توقع کی جاتی ہے کہ جیسے جیسے ڈیجیٹل کرنسی کے لین دین میں اضافہ ہوگا، ویسے ویسے حقیقی معیشت (جو اشیاء اور خدمات کے تبادلے پر مبنی ہے) اور مالیاتی معیشت (جو مالیاتی مصنوعات کی خرید و فروخت پر مبنی ہے) کے درمیان فرق بڑھتا جائے گا۔

---

[52] ایضا۔

[53] ایضا۔

[54] د: عبداللہ بن سلیمان، الباحوث، النقود الافتراضية، ص907، د. أحمد ابراهيم دهشان، بحث مقدم إلى المؤتمر الدولي الخامس عشر لكلية الشريعة والدراسات الإسلامية بجامعة الشارقة، المنعقد في السادس عشر إبريل عام 2019م، والموسوم ب: "العملات الافتراضية في الميزان"، ص84

مالیاتی معیشت میں منافع کا انحصار صرف مالیاتی مصنوعات کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ پر ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں حقیقی معیشت کے مقابلے میں مالیاتی معیشت کا حجم کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔اس عدم توازن کی شدت بعض اوقات 30 سے 50 گنا تک پہنچ سکتی ہے، جو مالیاتی اور اقتصادی عدم استحکام کا باعث بنتی ہے اور مختلف ممالک کی معیشتوں کو شدید خطرات سے دوچار کر سکتی ہے۔[55]

ششم: ادخار اور سرمایہ کاری پر اثرات:

ڈیجیٹل کرنسی کے بڑھتے ہوئے استعمال سے ملک میں ادخار اور سرمایہ کاری کی شرح میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کرنسی سے لین دین کرنے والے افراد اکثر دیگر ممالک کی کرنسی خریدنے کو ترجیح دیتے ہیں، جس سے وہ غیر قانونی سرگرمیوں جیسے منی لانڈرنگ وغیرہ میں ملوث ہو سکتے ہیں۔

اس کے نتیجے میں ملکی معیشت میں سرمایہ کاری کی سطح متاثر ہوتی ہے، کیونکہ دستیاب مالی وسائل میں کمی آتی ہے، جو کہ ملکی ترقی اور کاروباری سرگرمیوں کے لیے نقصان دہ ہے۔مزید برآں، ادخار کی شرح میں کمی ملک کی مجموعی اقتصادی صحت کے لیے منفی اشارہ ہے، کیونکہ ادخار ایک ایسا عنصر ہے جو سرمایہ کاری اور معاشی استحکام کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔[56]

اسلامی اصولوں کے مطابق کرپٹو کرنسی کا مستقبل

اگر ہم کرپٹو کرنسی سے متعلق مذکورہ بالا اثرات اور اسلامی اصولوں کے تناظر میں غور کریں، تو یہ ممکن ہے کہ آنے والے زمانے میں ایک ایسی ڈیجیٹل کرنسی متعارف کرائی جاسکے جو نہ صرف کرپٹو کرنسی کے فوائد کو برقرار رکھے بلکہ اسلامی اصولوں کے بھی مطابق ہو۔اس کے لیے درج ذیل اقدامات اور تجاویز پر غور کیا جاسکتا ہے:

1.اسلامی ڈیجیٹل کرنسی کا تصور

شرعی اصولوں کی پاسداری: ایک ایسی ڈیجیٹل کرنسی تیار کی جاسکتی ہے جو اسلامی مالیاتی اصولوں، جیسے کہ سود (ربا) سے پاک ہونے، غیر یقینی (غرار) اور جوا (میسر) سے پاک ہونے، پر مبنی ہو۔

اثاثہ پر مبنی کرنسی: یہ کرنسی کسی حقیقی اثاثے (جیسے سونے، چاندی، یا دیگر قابل قدر اشیاء) پر مبنی ہو سکتی ہے، جس سے اس کی قدر مستحکم رہے اور غیر یقینی کی کیفیت کم ہو۔

2.ریگولیٹری فریم ورک کا قیام

مرکزی بینک کی نگرانی: پاکستانی حکومت اور اسٹیٹ بینک ایک ایسا ریگولیٹری فریم ورک تیار کر سکتے ہیں جو ڈیجیٹل کرنسی کے استعمال کو کنٹرول کرے اور اسے غیر قانونی سرگرمیوں سے پاک رکھے۔

ٹیکس وصولی: اس فریم ورک کے تحت ڈیجیٹل کرنسی کے لین دین پر ٹیکس وصولی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے، جس سے حکومتی آمدنی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

---

[55] د: عبداللہ بن سلیمان، الباحوث، النقود الافتراضية، ص 907۔

[56] بسام أحمد الزلمي، دور النقود الإلكترونية في عمليات غسل الأموال، بحث منشور بمجلة جامعة . دمشق للعلوم الاقتصادية والقانونية، ج 26، العدد الأول لعام 2010م، ص554۔

3.اسلامی ڈیجیٹل کرنسی کا اجرا

اسٹیٹ بینک کی جانب سے ڈیجیٹل کرنسی: اسٹیٹ بینک اپنی ڈیجیٹل کرنسی متعارف کرائے جو اسلامی اصولوں کے مطابق ہو۔ یہ کرنسی غیر قانونی کرپٹو کرنسیوں کے متبادل کے طور پر کام کر سکتی ہے۔

بین الاقوامی سطح پر قبولیت: اس ڈیجیٹل کرنسی کو بین الاقوامی سطح پر بھی متعارف کرایا جا سکتا ہے، خاص طور پر ان ممالک میں جہاں اسلامی مالیاتی نظام موجود ہے۔

4. سرمایہ کاروں کا تحفظ

قانونی اقدامات: کرپٹو مارکیٹ میں سرمایہ کاروں کو دھوکہ دہی سے بچانے کے لیے سخت قانونی اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔

عوامی آگاہی: عوام کو ڈیجیٹل کرنسی کے فوائد اور خطرات سے آگاہ کیا جا سکتا ہے تاکہ وہ باخبر فیصلے کر سکیں۔

5.اقتصادی اور معاشرتی اثرات کا جائزہ

مطالعہ اور تحقیق: مستقبل میں ڈیجیٹل کرنسی کے اقتصادی اور معاشرتی اثرات کا گہرائی سے جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

مشترکہ نقطہ نظر: مقداراتی (quantitative) اور معیاری (qualitative) نقطہ نظر کے امتزاج سے ڈیجیٹل کرنسی کے اثرات کا بہتر تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔

6. بین الاقوامی تجارتی تبادلے میں کردار

بین الاقوامی سطح پر تعاون: پاکستان دیگر اسلامی ممالک کے ساتھ مل کر ایک ایسی ڈیجیٹل کرنسی تیار کر سکتا ہے جو بین الاقوامی تجارتی تبادلے میں استعمال ہو سکے۔

تجارتی شراکت داری: اس ڈیجیٹل کرنسی کو بین الاقوامی تجارتی شراکت داریوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے، جس سے تجارتی لین دین میں آسانی ہو گی۔

7.مالیاتی استحکام

اقتصادی استحکام: ڈیجیٹل کرنسی کے استعمال سے مالیاتی استحکام کو یقینی بنایا جا سکتا ہے، خاص طور پر اگر یہ کرنسی کسی مستحکم اثاثے پر مبنی ہو۔

ادخار اور سرمایہ کاری: ڈیجیٹل کرنسی کے ذریعے ادخار اور سرمایہ کاری کی شرح کو بہتر بنایا جا سکتا ہے، جس سے معیشت کو فائدہ ہو گا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آنے والے زمانے میں ایک ایسی ڈیجیٹل کرنسی متعارف کرائی جا سکتی ہے جو نہ صرف کرپٹو کرنسی کے فوائد کو برقرار رکھے بلکہ اسلامی اصولوں کے بھی مطابق ہو۔ اس کے لیے ریگولیٹری فریم ورک، اسلامی مالیاتی اصولوں کی پاسداری، اور بین الاقوامی تعاون کی ضرورت ہو گی۔ پاکستانی حکومت اور اسٹیٹ بینک اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور ملک کی معیشت کو مستحکم بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

نتائج:

ڈیجیٹل کرنسیاں انتہائی پیچیدہ اور خفیہ کردہ یونٹس ہیں، جنہیں صارفین جدید تکنیکی ذرائع کے ذریعے کسی مرکزی اتھارٹی یا مالیاتی ثالث کے بغیر خود کنٹرول کرتے ہیں۔ بِٹ کوائن، جو ڈیجیٹل کرنسیوں میں سب سے مشہور ہے، کا آغاز 2008 میں ایک نامعلوم فریق کی جانب سے ہوا،

اور یہ تیزی سے ترقی کرتی رہی یہاں تک کہ 2012 میں بعض ممالک نے اسے تسلیم کر لیا۔ ڈیجیٹل کرنسیوں کے کام کرنے کا انحصار مستحکم انٹرنیٹ، مخصوص سافٹ ویئر، بجلی کی فراہمی، اور بڑی اسٹوریج گنجائش پر ہوتا ہے۔ ان کی اقسام بے شمار ہیں، جنہیں مکمل طور پر شمار کرنا ممکن نہیں۔ ڈیجیٹل کرنسیوں کی نمایاں خصوصیات، جیسے تیز رفتاری، استعمال میں آسانی، جعل سازی سے تحفظ، اور غیر مرکزی لین دین کا نظام، انہیں معیشت دانوں میں مقبول بناتے ہیں۔ تاہم، ان کی بڑی خامیاں یہ ہیں کہ بیشتر ممالک انہیں باضابطہ طور پر تسلیم نہیں کرتے، ان کی کوئی مقررہ مالیاتی قدر نہیں ہوتی، اور یہ مکمل طور پر کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر انحصار کرتی ہیں۔

ڈیجیٹل کرنسیوں سے لین دین کے خطرات میں ان کا روایتی معاشی اصولوں کے تابع نہ ہونا اور مالی تحفظ کی عدم موجودگی شامل ہیں۔ ان کا روایتی کرنسیوں اور الیکٹرانک مالیاتی خدمات سے واضح فرق ہے۔ موجودہ صورت میں، ڈیجیٹل کرنسیوں کو نہ تو نقدی، نہ تجارتی مال، نہ مالیاتی ضمانت، نہ قرض کا ذریعہ، اور نہ ہی قانونی لین دین کا آلہ قرار دیا جا سکتا ہے، کیونکہ ان میں بنیادی فرق پایا جاتا ہے۔ ڈیجیٹل کرنسیوں کی حقیقت کو ایک خیالی عمل کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے، جس میں نامعلوم افراد حقیقی رقم کو دھوکہ دہی کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔

معاصر علماء کے درمیان ڈیجیٹل کرنسی کے لین دین کے حکم میں اختلاف ہے، جس میں تین آراء پائی جاتی ہیں: جواز، عدم جواز، اور توقف۔ تاہم، موجودہ صورت میں اس کے ناجائز ہونے کا موقف زیادہ درست معلوم ہوتا ہے، کیونکہ اس میں شرعی ممانعت کے کئی اسباب، جیسے غرر (غیر یقینی لین دین)، ربا (سود)، میسر (جوا)، دھوکہ، اور حد سے زیادہ مالی خطرہ، پائے جاتے ہیں۔

ڈیجیٹل کرنسیوں کے لین دین اور ان کے تبادلے کے نتیجے میں معیشت پر کئی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں، جو نہ صرف قومی معیشت بلکہ انفرادی مالی حالات پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ مستقبل میں، اگرچہ کرپٹو کرنسی کے امکانات روشن ہیں، لیکن اس کے لیے ایک ایسا نظام تیار کرنے کی ضرورت ہے جو نہ صرف جدید ٹیکنالوجی کے فوائد کو برقرار رکھے بلکہ اسلامی اصولوں کے بھی مطابق ہو۔ اس کے لیے ریگولیٹری فریم ورک، اسلامی مالیاتی اصولوں کی پاسداری، اور بین الاقوامی تعاون کی ضرورت ہو گی۔ پاکستانی حکومت اور اسٹیٹ بینک اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور ملک کی معیشت کو مستحکم بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

حتمی رائے:

اب تک تفصیل کے مطابق تحقیق نگار کی حتمی رائے یہ ہے کہ موجودہ شکل میں کرپٹو کرنسی اسلامی اصولوں کے مطابق نہیں ہے اور اس کے استعمال میں کئی شرعی اور معاشی خطرات ہیں۔ تاہم، مستقبل میں ایک اسلامی ڈیجیٹل کرنسی متعارف کرائی جا سکتی ہے جو جدید ٹیکنالوجی کے فوائد کو برقرار رکھتے ہوئے شرعی تقاضوں کو پورا کرے۔ اس کے لیے مناسب قانون سازی، ریگولیشن، اور معاشی پالیسیوں کی ضرورت ہو گی۔